السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، اس کی بیوی، والد، چار بیٹے، تین بیٹیاں، ایک بہن اور دو بھائی زندہ ہیں، ان ورثا میں ترکہ کیسے تقسیم ہو گا، قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کفن ودفن کے اخراجات، قرض کی ادائیگی اور وصیت کے نفاذ کے بعد باقی ترکہ قابل تقسیم ہوتا ہے، بشرط صحت سوال مذکورہ صورت میں بیوہ کو آٹھواں حصہ دیا جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر ان بیویوں کو تمہارے ترکہ سے آٹھواں حصہ ملے گا۔''[1] چونکہ میت کی اولاد ہے اس لیے باپ کو چھٹا حصہ دیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''میت کے والدین میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہے بشرطیکہ اس کی اولاد ہو۔''[2]

میت کی بیوی اور والد کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے گا وہ اس کی اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ لڑکے کو لڑکی کے مقابلہ میں دوگنا ملے، حدیث میں ہے: ''مقررہ حصہ لینے والوں کا حصہ نکال کر جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کے لیے ہے۔''[3]

میت کے قریبی رشتہ دار اس کی اولاد ہے، اس لیے ان کی موجودگی میں بہن اور بھائی محروم قرار پائیں گے بیٹے کے ساتھ بیٹیاں بھی ہیں، اس لیے انہیں بھی حصہ میں شریک کیا جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔''[4]

سہولت کے پیش نظر ترکہ کے چوبیس حصے کر لیے جائیں، ان میں آٹھواں یعنی تین حصے بیوہ کے لیے، چھٹا یعنی چار حصے والد کے لیے اور باقی سترہ حصے اس کی اولاد کے لیے ہیں، چونکہ سترہ حصے چار بیٹوں اور تین بیٹیوں میں پورے تقسیم نہیں ہو سکتے اس لیے حصوں کو بڑھا دیا جائے تاکہ تقسیم پوری ہو جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک لڑکا دو لڑکیوں کے برابر ہے اس لیے 8+3=11 X 24 حصوں کو چوبیس سے ضرب دینے پر 264 حصے بنتے ہیں، اب اس X2 تین لڑکیوں کے 136=344 X بنیادی ہندسہ (264) کو سامنے رکھتے ہوئے حصے تقسیم کر دیے جائیں، ایک لڑکے کو 34 ایک لڑکی کو 17، بیوہ کو 33 اور والد کو 44 حصے دیے جائیں۔ اب چار لڑکوں کے مجموعہ حصص مجموعی حصص 51=173X، بیوہ کا حصہ 33، والد کا حصہ 44، انہیں جمع کرنے سے 264 بنیادی ہندسہ حاصل ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۱۲۔

[2] النساء: ۱۱۔

[3] بخاري، الفرائض: ٦٧٣٥۔

[4] النساء: ۱۱۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 272

محدث فتویٰ